اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 828:

کونسے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

کونسے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

موزوں کی تین قسمیں ہیں:

1۔ چمڑے کے موزے جنھیں عربی میں خُفَّین کہا جاتا ہے۔

2۔ وہ موزے جو چمڑے کے تو نہ ہوں لیکن ان میں چمڑے کے اوصاف اور خصوصیات موجود ہوں، جن کی وجہ سے اُن کا وہی حکم ہوتا ہے جو کہ چمڑے کے موزوں کا ہوتا ہے۔ایسے موزوں کو حکمی خُفَّین کہا جاتا ہے۔

3۔ وہ موزے جو نہ تو چمڑے کے ہوں اور نہ ہی اُن میں چمڑے کے اوصاف پائے جاتے ہوں، جیسے آجکل کے عام سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے یعنی جرابیں۔

ذیل میں ہر موزے پر مسح کرنے کا تفصیلی حکم ذکر کیا جاتا ہے۔

حقیقی خُفَّین پر مسح کرنے کا حکم:

موزوں کی پہلی قسم خُفَّین یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا بالکل جائز ہے، بلکہ اس پر اہل السنۃ والجماعۃ کے ائمہ مجتہدین اور فقہاء کرام کا اتفاق ہے، کیوں کہ یہ احادیث متواترہ یا مشہورہ سے ثابت ہے۔

حکمی خُفَّین پر مسح کرنے کا حکم:

موزوں کی دوسری قسم حکمی خُفَّین یعنی وہ موزے جو چمڑے کے تو نہ ہوں لیکن اُن میں چمڑے کے اوصاف موجود ہوں، جن کی وجہ سے ان پر وہی حکم لاگو ہوتا ہے جو کہ چمڑے کے موزوں پر لاگو ہوتا ہے۔اس لیے جن موزوں میں چمڑے کے اوصاف پائے جائیں تو کئی ائمہ کرام اور فقہاء عظام کے نزدیک ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔ذیل میں چمڑے کے اوصاف ملاحظہ فرمائیں۔

چمڑے کے اوصاف:

ہمارے فقہاء کرام نے چمڑے کے درج ذیل اوصاف بیان فرمائے ہیں:

1۔ وہ موزے اس قدر موٹے اور مضبوط ہوں کہ چپل یا جوتے پہنے بغیر ان میں کم از کم تین شرعی میل

(5.4864 کلو میٹر) یعنی بارہ ہزار قدم چلنے سے وہ نہ پھٹیں۔

2۔ وہ موزے پنڈلی پر اپنی موٹائی اور سختی کی وجہ سے ٹھہرے رہیں اور گریں نہیں، یعنی ان کا پنڈلی پر ٹھہرنا اور نہ گرنا کپڑے کی تنگی یا لاسٹک وغیرہ کی وجہ سے نہ ہو۔

3۔ وہ پانی کو جلد جذب نہ کریں، یعنی ان میں پانی نہ چھنے کہ اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو وہ پاؤں تک نہ پہنچے۔

4۔ بعض اہلِ علم نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان موزوں میں اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے۔

مذکورہ چار اوصاف چمڑے کے موزے میں پائے جاتے ہیں، اس لیے جو موزے چمڑے کے تو نہ ہوں لیکن ان میں مذکورہ چار اوصاف پائے جائیں تو وہ بھی چمڑے کے موزوں کے حکم میں ہیں اور ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

دورِ حاضر میں چمڑے کے علاوہ مختلف قسم کے موزے تیار کیے جارہے ہیں، ان پر مسح جائز ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ مذکورہ بالا اوصاف کو دیکھ کر کیا جاسکتا ہے کہ اگر ان میں مذکورہ چار اوصاف پائے جائیں تو ان پر مسح جائز ہے ورنہ تو نہیں۔

حقیقی اور حکمی خُفَّین کے علاوہ دیگر موزوں پر مسح کرنے کا حکم:

موزوں کی تیسری قسم یعنی وہ موزے جو نہ تو چمڑے کے ہوں اور نہ ہی ان میں چمڑے کے اوصاف پائے جاتے ہوں، جیسے آجکل کے عام سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے ہوتے ہیں تو ان پر مسح کرنا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں، کیوں کہ ان پر مسح کرنا متواتر اور مشہور احادیث اور شرعی دلائل سے ثابت نہیں، اس لیے ان کی وجہ سے وضو میں پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو ترک کرنا یا اس میں کوئی قید لگانا درست نہیں۔

(مأخذ: فتاویٰ عثمانی، خفین اور موزوں پر مسح کے احکام از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم ودیگر کتبِ فقہ)

تنبیہ:

زیرِ نظر تحریر میں موزوں پر مسح کرنے کے تفصیلی احکام ذکر نہیں کیے گئے ہیں بلکہ صرف یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کہ کونسے موزوں کا مسح کرنا جائز ہے؟اس لیے موزوں پر مسح کرنے کے دیگر احکام اور شرائط کے لیے مستند اہلِ علم سے رجوع فرمائیں۔

فقہی عبارات

- الدر المختار:

(أَوْ جَوْرَبَيْهِ) وَلَوْ مِنْ غَزْلٍ أَوْ شَعْرٍ (الثَّخِينَيْنِ) بِحَيْثُ يَمْشِي فَرْسَخًا وَيَثْبُتُ عَلَى السَّاقِ وَلَا يُرَى مَا تَحْتَهُ وَلَا يَشِفُّ إلَّا أَنْ يَنْفُذَ إلَى الْخُفِّ قَدْرُ الْغَرَضِ.

- رد المحتار علی الدر المختار:

(قَوْلُهُ: أَوْ جَوْرَبَيْهِ) الْجَوْرَبُ: لِفَافَةُ الرِّجْلِ، «قَامُوسٌ»، وَكَأَنَّهُ تفْسِيرٌ بِاعْتِبَارِ اللُّغَةِ، لَكِنَّ الْعُرْفَ خَصَّ اللِّفَافَةَ بِمَا لَيْسَ بِمَخِيطٍ وَالْجَوْرَبَ بِالْمَخِيطِ، وَنَحْوُهُ الَّذِي يُلْبَسُ كَمَا يُلْبَسُ الْخُفُّ، «شَرْحُ الْمُنْيَةِ». (قَوْلُهُ: وَلَوْ مِنْ غَزْلٍ أَوْ شَعْرٍ) دَخَلَ فِيهِ الْجُوخُ كَمَا حَقَّقَهُ فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ». وَقَالَ: وَخَرَجَ عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ كِرْبَاسٍ بِالْكَسْرِ: وَهُوَ الثَّوْبُ مِنَ الْقُطْنِ الْأَبْيَضِ؛ وَيُلْحَقُ بِالْكِرْبَاسِ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ نَوْعِ الْخَيْطِ كَالْكَتَّانِ وَالْإِبْرَيْسَمِ وَنَحْوِهِمَا. وَتَوَقَّفَ ح فِي وَجْهِ عَدَمِ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ إذَا وُجِدَ فِيهِ الشُّرُوطُ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا الشَّارِحُ. وَأَقُولُ: الظَّاهِرُ أَنَّهُ إذَا وُجِدَتْ فِيهِ الشُّرُوطُ يَجُوزُ، وَأَنَّهُمْ أَخْرَجُوهُ؛ لِعَدَمِ تَأَتِّي الشُّرُوطِ فِيهِ غَالِبًا، يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا فِي «كَافِي النَّسَفِيِّ» حَيْثُ عَلَّلَ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ مِنْ كِرْبَاسٍ بِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُفِيدُ أَنَّهُ لَوْ أَمْكَنَ جَازَ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا مَا فِي ط عَنِ «الْخَانِيَّةِ» أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ فِي مَعْنَى الْخُفِّ فِي إدْمَانِ الْمَشْيِ عَلَيْهِ وَقَطْعِ السَّفَرِ بِهِ وَلَوْ مِنْ لِبَدٍ رُومِيٍّ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ. اهـ (قَوْلُهُ: عَلَى الثَّخِينَيْنِ) أَيِ اللَّذَيْنِ لَيْسَا مُجَلَّدَيْنِ وَلَا مُنْعَلَيْنِ، «نَهْرٌ»، وَهَذَا التَّقْيِيدُ مُسْتَفَادٌ مِنْ عَطْفِ مَا بَعْدَهُ عَلَيْهِ، وَبِهِ يُعْلَمُ أَنَّهُ نَعْتٌ لِلْجَوْرَبَيْنِ فَقَطْ كَمَا هُوَ صَرِيحُ

عِبَارَةِ «الْكَنْزِ». وَأَمَّا شُرُوطُ الْخُفِّ فَقَدْ ذَكَرَهَا أَوَّلَ الْبَابِ، وَمِثْلُهُ الْجُرْمُوقُ وَلِكَوْنِهِ مِنَ الْجِلْدِ غَالِبًا لَمْ يُقَيِّدْهُ بِالثَّخَانَةِ الْمُفَسَّرَةِ بِمَا ذَكَرَهُ الشَّارِحُ؛ لِأَنَّ الْجِلْدَ الْمَلْبُوسَ لَا يَكُونُ إلَّا كَذَلِكَ عَادَةً. (قَوْلُهُ: بِحَيْثُ يَمْشِي فَرْسَخًا) أَيْ فَأَكْثَرَ كَمَا مَرَّ، وَفَاعِلُ «يَمْشِي» ضَمِيرٌ يَعُودُ عَلَى الْجَوْرَبِ وَالْإِسْنَادُ إلَيْهِ مَجَازِيٌّ، أَوْ عَلَى اللَّابِسِ لَهُ، وَالْعَائِدُ مَحْذُوفٌ أَيْ بِهِ. (قَوْلُهُ: بِنَفْسِهِ) أَيْ مِنْ غَيْرِ شَدٍّ، ط. (قَوْلُهُ: وَلَا يَشِفُّ) بِتَشْدِيدِ الْفَاءِ، مِنْ «شَفَّ الثَّوْبُ»: رَقَّ حَتَّى رَأَيْت مَا وَرَاءَهُ، مِنْ بَابِ «ضَرَبَ»، «مُغْرِبٌ». وَفِي بَعْضِ الْكُتُبِ: يَنْشَفُ بِالنُّونِ قَبْلَ الشِّيْنِ، مِنْ «نَشِفَ الثَّوْبُ الْعَرَقَ» كَـ«سَمِعَ» وَ«نَصَرَ»: شَرِبَهُ، «قَامُوسٌ»، وَالثَّانِي أَوْلَى هُنَا؛ لِئَلَّا يَتَكَرَّرَ مَعَ قَوْلِهِ تَبَعًا لِلزَّيْلَعِيِّ: وَلَا يُرَى مَا تَحْتَهُ، لَكِنْ فُسِّرَ فِي «الْخَانِيَّةِ» الْأُولَى بِأَنْ لَا يَشِفَّ الْجَوْرَبُ الْمَاءَ إلَى نَفْسِهِ كَالْأَدِيمِ وَالصَّرْمِ، وَفُسِّرَ الثَّانِي بِأَنْ لَا يُجَاوِزَ الْمَاءُ إلَى الْقَدَمِ، وَكَأَنَّ تَفْسِيرَهُ الْأَوَّلَ مَأْخُوذٌ مِنْ قَوْلِهِم: «اشْتَفَّ مَا فِي الْإِنَاءِ»: شَرِبَهُ كُلَّهُ، كَمَا فِي «الْقَامُوسِ»، وَعَلَيْهِ فَلَا تَكْرَارَ فَافْهَمْ. (قَوْلُهُ: إلَّا أَنْ يَنْفُذَ) أَيْ مِنَ الْبَلَلِ، وَهَذَا رَاجِعٌ إلَى الْجُرْمُوقِ لَا الْجَوْرَبِ؛ لِأَنَّ الْعَادَةَ فِي الْجَوْرَبِ أَنْ يُلْبَسَ وَحْدَهُ أَوْ تَحْتَ الْخُفِّ لَا فَوْقَهُ. (بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

- حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح:

قوله: «لا يشف الماء» أي لا يتجاوز منه الماء إلى القدم، ذكره في «الخانية»، وهو من «شف يشف» من باب «ضرب» إذا رق حتى يرى ما تحته، كما في «الصحاح» و«المصباح».
(بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

- المحيط البرهاني في الفقه النعماني:

وأما المسح على الجوارب فلا يخلو: إما إن كان الجوارب رقيقا غير منعل، وفي هذا الوجه لا يجوز المسح بلا خلاف، وأما إذا كان ثخينا منعلا، وفي هذا الوجه يجوز المسح بلا خلاف؛ لأنه يمكن قطع السفر وتتابع المشي عليه فكان بمعنى الخف. والمراد من الثخين: إن كان يستمسك على الساق من غير أن يشده بشيء، ولا يسقط، فأما إذا كان لا يستمسك ويسترخي فهذا ليس بثخين، ولا يجوز المسح عليه، وأما إذا كان ثخينا غير منعل، وفي هذا الوجه لا

يجوز المسح عند أبي حنيفة، وعندهما يجوز. (بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

- بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع:

وَأَمَّا الْمَسْحُ على الْجَوْرَبَيْنِ فَإِنْ كَانَا مُجَلَّدَيْنِ أو مُنَعَّلَيْنِ يُجْزِيهِ بِلَا خِلَافٍ عِنْدَ أَصْحَابِنَا، وَإِنْ لم يَكُونَا مُجَلَّدَيْنِ وَلَا مُنَعَّلَيْنِ فَإِنْ كَانَا رَقِيقَيْنِ يَشِفَّانِ الْمَاءَ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا بِالْإِجْمَاعِ، وَإِنْ كَانَا ثَخِينَيْنِ لَا يَجُوزُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ يَجُوزُ، وَرُوِيَ عن أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ رَجَعَ إلَى قَوْلِهِمَا في آخِرِ عُمُرِهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ مَسَحَ على جَوْرَبَيْهِ في مَرَضِهِ ثُمَّ قال لِعُوَّادِهِ: فَعَلْتُ ما كُنْت أَمْنَعُ الناس عنه، فَاسْتَدَلُّوا بِهِ على رُجُوعِهِ. وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ: لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ على الْجَوَارِبِ وَإِنْ كانت مُنَعَّلَةً إلَّا إذَا كانت مُجَلَّدَةً إلَى الْكَعْبَيْنِ. احْتَجَّ أبو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ بِحَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بن شُعْبَةَ: أَنَّ النبي ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ على الْجَوْرَبَيْنِ، وَلِأَنَّ الْجَوَازَ في الْخُفِّ لِدَفْعِ الْحَرَجِ لِمَا يَلْحَقُهُ من الْمَشَقَّةِ بِالنَّزْعِ، وَهَذَا الْمَعْنَى مَوْجُودٌ في الْجَوْرَبِ، بِخِلَافِ اللِّفَافَةِ وَالْمُكَعَّبِ؛ لِأَنَّهُ لَا مَشَقَّةَ في نَزْعِهِمَا. وَلِأَبِي حَنِيفَةَ: أَنَّ جَوَازَ الْمَسْحِ على الْخُفَّيْنِ ثَبَتَ نَصًّا بِخِلَافِ الْقِيَاسِ، فَكُلُّ ما كان في مَعْنَى الْخُفِّ في إدْمَانِ الْمَشْيِ عليه وَإِمْكَانِ قَطْعِ السَّفَرِ بِهِ يَلْحَقُ بِهِ، وما لَا فَلَا، وَمَعْلُومٌ أَنَّ غير الْمُجَلَّدِ وَالْمُنَعَّلِ من الْجَوَارِبِ لَا يُشَارِكُ الْخُفَّ في هذا الْمَعْنَى، فَتَعَذَّرَ الْإِلْحَاقُ على أَنَّ شَرْعَ الْمَسْحِ أن ثَبَتَ لِلتَّرْفِيهِ، لَكِنَّ الْحَاجَةَ إلَى التَّرْفِيهِ فِيمَا يَغْلِبُ لُبْسُهُ، وَلُبْسُ الْجَوَارِبِ مِمَّا لَا يَغْلِبُ، فَلَا حَاجَةَ فيها إلَى التَّرْفِيهِ، فَبَقِيَ أَصْلُ الْوَاجِبِ بِالْكِتَابِ وهو غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ. (مبحث الْمَسْحِ على الْجَوَارِبِ)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

17 جُمادَی الاُولیٰ 1443ھ/22 دسمبر 2021

03362579499